قیصر غمِ امام ہے وہ سجدۂ وفا   جس کی ادا کا نام ہے خوشنودیِ خدا
دُنیا میں جس بشر کو یہ دُرِ نجف ملا   عقبیٰ کے آسماں پہ درخشاں وہی ہوا
دونوں جہاں میں عزوشرف کی نوید ہے
اس غم پہ جو مرا، وہی انساں شہید ہے

◆◆

نمازِ دل

(حساس دلوں میں اہلبیتؑ سے محبت اور اسلام کے لیے اُن کی قربانیاں)

۷۴ بند۔ ۱۹۸۵ء

◆◆

www.emarsiya.com

❖❖

دل آدمی کی صورت و سیرت کا پاسباں
جس طرح آب پھولوں کی نکہت کا پاسباں
دل یوں کسی کے حُسنِ شرافت کا پاسباں
جس طرح آفتاب زراعت کا پاسباں

چہرے کی ہر کتاب میں اتنا بیان ہے
انسان کی زبان میں دل کی زبان ہے

❖❖

نمازِ دل

دل ہے تو زندگی کے چمن میں بہار ہے   دل ہے تو آبروئے سکون و قرار ہے
کیا خوب دمبدم یہ خبر خوشگوار ہے   دل ہے تو آدمی کی نگاہوں میں پیار ہے
نغمہ بتا رہا ہے محبت کے ساز کا
سارا جہاں قیام ہے دل کی نماز کا

دل ہے تو ہر نفس کا ترنّم جوان ہے   دل ہے تو لفظ لفظ تکلّم جوان ہے
معصوم حسرتوں کا تلاطم جوان ہے   دل ہے تو دل کا حقِ تبسم جوان ہے
خوشبوئے گُل سے نکہتِ احساس پائے گا
دل مسکرائے گا تو کوئی مسکرائے گا

دل قلعۂ وجود میں قدرت کا آبشار   سیراب جس سے روح کا بے مثل لالہ زار
وہ لالہ زار نام کا پیکر عجب شعار   جس کی ادا پہ عقل کا ہر ارتقا نثار
لائے جواب یہ کسی صانع میں دم نہیں
دل ہی وہ ظرف ہے جو سمندر سے کم نہیں

www.emarsiya.com

کہتی ہے فکر، دل کا دھڑکنا نہیں فضول — دل صاحبِ ملال تو کُل انجمن ملول
لیتا نہیں جو غیر کے دامن کی خاک دُھول — دل ہے وہ خود شناس، حیادار، بااصول
جو اصل ہو وہ جوہرِ قابل نہ بن سکا
دُنیا نے دل بنائے مگر دل نہ بن سکا

اہلِ زباں سمجھتے ہیں یہ نُدرتِ بیاں — دل ہے محاورات میں اُردو زباں کی جاں
دامانِ مرثیہ میں ہے گنجائشِ جہاں — تہذیبِ غم سے بات کے قابل ہوئی زباں
دل کربلا سے اہلِ قلم نے لگا لیا
ویرانۂ ادب کو گلستاں بنا لیا

دل کے بغیر کچھ بھی نہیں عزّتِ قلم — دل کی بلندیوں سے بڑھی رفعتِ قلم
کہتی ہے آج دل کے لئے شہرتِ قلم — قرطاس کو اسی سے ملی دولتِ قلم
دل کو ہے دل سے راہ یہ سچ ہے، غلط نہیں
دو دل نہ ہمکلام ہوں جس میں وہ خط نہیں

تہذیب کی صدا ہے رئیسِ ادب ہے دل — آوازِ خُلق ہے کہ مروّت نسب ہے دل
عقل اس کی پاسبان ہے دیوانہ کب ہے دل — رشتوں کے احترام کا واحد سبب ہے دل
پھرنا اسی کا وجہِ عداوت، ہے بیر ہے
دل سے ہوا جو دُور، تو اپنا بھی غیر ہے

یہ بات بھی سُنی ہے بنامِ مشاہدات — جس وقت دل دُکھانے کی کرتا ہے کوئی بات
ہر لفظ یوں گذرتا ہے دل سے بقدرِ ذات — اک تیر جیسے کاٹ دے گُل کی رگِ حیات
کانٹے میں ہو گلاب کی خوشبو کبھی نہیں
کم ظرف دل میں حُرمتِ احساس ہی نہیں

کم ظرف دل وہ دل ہے جو پابندِ غم نہ ہو — عیشِ وجود میں جسے خوفِ عدم نہ ہو
یہ سوچ کر کسی کا شریکِ الم نہ ہو — کردار کیا ہے نشۂ سرمایہ کم نہ ہو
جس سے کسی کا زخمِ جگر مندمل نہیں
انسان کی نظر میں وہ پتھر ہے دل نہیں

دل شمع ہے، تجلیِ محفل اسی سے ہے — تابندگیِ ذہن، اسی روشنی سے ہے
رفتارِ فکر دل کی قیادت روی سے ہے — یوں کہیے زندگی کا مزہ دل لگی سے ہے
جب دل لگی مزاج بنے مومنین کا
ایوانِ دل میں جشن ہو فطرت کے دین کا

آنکھیں چمن کی سیر سے پاتی ہیں جب خمار — دل بولتا ہے رازِ بہاراں پہ ہیں نثار
پھولوں کے آئینے میں ہے تصویرِ زرنگار — خوشبو غزل سرا ہے کہ میں ہوں کسی کا پیار
پیمانۂ الست کی مے کا سُرور ہے
نظارہ کیا ہے دل کی بصیرت کا نور ہے

کلیوں کی انجمن پہ ٹھہرتی ہے جب نظر — کہتا ہے دل، سُنے تو کوئی اَن کہی خبر
ان بند پتیوں میں ہے گُل کاریِ سحر — نکلے گا آفتاب تو پھیلے گا نورِ زر
حق سرّہٗ کے ساز پہ جب گنگنائیں گی
کلیاں نسیمِ صبح کو کلمہ سنائیں گی

مستی بھری ہوا میں سرِ شاخ سُرخ پھول — دُنیائے رنگ و بو میں نباتات کا رسولؐ
دیتا ہے گلستاں کی شریعت کے جب اصول — دل اتنی بات کرتا ہے باجذبۂ قبول
قدرت کی بوسہ گاہ کو تسلیم کیجئے
ہنستے ہوئے گلاب کی تعظیم کیجئے

www.emarsiya.com

تحریکِ دل سے ملتا ہے دُنیا کو یہ سبق — ماحول کے جریدے ہیں اچھے بُرے ورق
رکھنا فضائے عدل میں فطرت کا ہر طبق — روشن رہے شعور کا عالم بہ نورِ حق
وحدت جمالِ آئینۂ آب و گِل بنے
ہر حکمران اپنی رعیّت کا دل بنے

دل کا نظام کیا ہے ذرا غور کیجئے — پھر بہرِ انتظام وطن رائے دیجئے
لازم ہے چند زخمِ تمدن بھی سیجئے — پھر جو پلائے غیرتِ احساس پیجئے
لیکن خدائے عدل پہ ایمان بھی رہے
یوم حساب آئے گا، یہ دھیان بھی رہے

دل آدمی کی صورت و سیرت کا پاسباں — جس طرح آب پھولوں کی نکہت کا پاسباں
دل یوں کسی کے حُسنِ شرافت کا پاسباں — جس طرح آفتاب، زراعت کا پاسباں
چہرے کی ہر کتاب میں اتنا بیان ہے
انسان کی زبان میں دل کی زبان ہے

یہ بات جذبِ دل کے فسانے بتائیں گے — بے داغ اُلفتوں کے خزانے بتائیں گے
خوشنودیِ وفا کے ترانے بتائیں گے — سچی کہانیوں کے زمانے بتائیں گے
جس کو گلے لگا لیا، دریا دلی کے ساتھ
دل نے تمام عمر گذاری اُسی کے ساتھ

ایسے بھی واقعات ہیں وابستۂ نظر — دُنیا نے اہلِ علم خریدے بہ نقدِ زر
دل نے ہزار منع کیا ہاتھ جوڑ کر — لیکن کہاں ہوس کے غلاموں پہ کچھ اثر
جہلِ عمل سے دولتِ دُنیا پہ مر گئے
دل بیچتے ہی قوم کے دل سے اُتر گئے

اک سمت وہ جو قیمت دل سے تھے باخبر — دُنیائے علم کر گئے قربان دین پر
جاہل اُنہیں سمجھتے رہے طالبانِ شر — لیکن حسینیتؑ نے کہا میں ہوں راہبر
انسانیت کے شاہدِ عینی وہی تو ہیں
مختار ہوں جو دل پہ، حسینیؑ وہی تو ہیں

دولت کے سر پھروں کی مخالف ہے کربلا — ایمان کے عروج سے ملتا ہے ارتقا
سمجھا گئے حسینؑ کے انصارِ باوفا — جو دشمنِ اصول وہی دشمنِ خدا
جولوگ دل کے صاف ہیں، سیرت میں پاک ہیں
شاہوں کے تاج اُن کی نگاہوں میں خاک ہیں

دل کے معاملے میں اجل بھی ہے خوشگوار — کیفِ نگاہ کاٹتا ہے خنجروں کی دھار
عکسِ رُخِ حسینؑ ہو جس دل سے ہمکنار — وہ کیفیت ہے آئینۂ عشقِ کردگار
دل سے خدا کے دین کا اک آسمان تھے
پیری میں بھی حبیب مظاہرؓ جوان تھے

معیارِ دل ہے اصل میں پیمانۂ نظر — دل مطمئن تو قیمتِ ساماں ہے معتبر
ہر دھوپ چھاؤں دل کی ترازو میں تول کر — کہتی ہے عقل جادۂ منزل ہے بے خطر
ہر لحہ فتحِ فکر و نظر کا شگون ہے
دل چاہیئے سفر میں بھی گھر کا سکون ہے

دنیا بنی ہوئی ہے ستاروں کی ہم سفر — تدبیر کاٹتی ہے مسلسل ہوا کے پَر
وہم و گماں نہیں مہِ کامل کی رہگذر — دل کی لگن نے ڈھونڈ لیا حُسن کا نگر
خود اپنی کاوشوں کو مقدّر کئے ہوئے
انساں خلا میں تیرتے ہیں دل لئے ہوئے

www.emarsiya.com

یہ اور بات چاند سے لائے زمیں پہ خاک پہلے نظر میں نور تھا اب آستیں پہ خاک
کچھ لوگ یوں بھی ڈالتے ہیں اس یقیں پہ خاک کیوں پڑ گئی ہمارے خیالِ حسیں پہ خاک
تارے فلک سے توڑ کے لائیں گے کس طرح
اس دل کو چار چاند لگائیں گے کس طرح

انسان کیوں فساد سے بہلا رہا ہے دل کیوں زندگی میں موت کا حظ پا رہا ہے دل
آنکھوں سے خون کس لئے برسا رہا ہے دل کیوں دن میں رات ہو گئی تھرّا رہا ہے دل
کیسے کہوں شعور کی بستی بسی نہیں
اب روشنی کے شہر میں بھی روشنی نہیں

حیراں ہوں شہرِ خیر سے دل اُٹھ گیا ہے کیوں زنجیرِ شر میں اُمتِ خیرالورا ہے کیوں
انسان اتنی بھیڑ میں تنہا ہوا ہے کیوں چہرے تمام اپنے ہیں، دل کانپتا ہے کیوں
جس پر یقینِ خوف نہ ہو وہ قدم نہیں
بستی کی راہ آگ کے دریا سے کم نہیں

سینے میں جس کے دل ہے وہ انصاف سے کہے گذرے گی کیا بشر پہ بھرا گھر اگر جلے
مقدور ہو تو چھین لوں رفتار وقت سے معصوم اشک تھک گئے، ظالم نہیں تھکے
غارت گروں کا شعلۂ وحشت بجھا نہیں
صدیاں لہو میں ڈوب گئیں دل بھرا نہیں

مر جائے دل جو قصۂ اہلِ وفا نہ ہو ٹھہرے نہ دل جو ذکرِ ثبات آشنا نہ ہو
اچھا نہ ہو مریض جو کامل دوا نہ ہو دل ڈوب جائے سامنے گر ناخدا نہ ہو
آواز دے رہے ہیں بھنور مشکلات کے
لے آؤ کربلا سے سفینے حیات کے

دل ہارنے کی بات نہیں کربلا کی بات دل جیتنے کی بات ہے صبر و رضا کی بات
دل توڑنا ہے اصل میں اہلِ جفا کی بات دل تولنا ہے کعبۂ خیرالوراؐ کی بات
شمعیں بجھا کے فیصلۂ نور کی قسم
دل آفتاب ہے شبِ عاشور کی قسم

کیا دل لُبھائیں گی یہ زمانے کی رونقیں حاصل ہیں کربلا کے گلستاں کی نکہتیں
اہلِ نگاہ فکر کی تصویر دیکھ لیں پھر جذبۂ خلوص سے بھرپور داد دیں
شرمائے جس سے دل وہ ادائے سخن نہیں
جنت ہے مرثیے کی، غزل کا چمن نہیں

شُکرِ خدا مجھے بھی شعورِ سخن ملا حاسد کا دل کباب ہو جس سے وہ فن ملا
توصیف و منقبت کا مہکتا چمن ملا کامل ہوئے حواس، درِ پنجتنؑ ملا
عزّت مری رکھیں گے بفضلِ خدا حسینؑ
میں نے بھی دل کی لوح پہ لکھا ہے ''یا حسینؑ''

دل میں بسا لیے ہیں شہیدوں کے تذکرے ممکن نہیں کہ اب کسی محفل میں دل لگے
دنیا کے دل بڑھانے سے کیا خاک دل بڑھے محتاج وہ نہیں جسے زہراؑ کا لال دے
سینے میں درد رکھتا ہوں تاثیر کے لئے
دل جا نماز ہے غمِ شبیرؑ کے لئے

جب تک بچھی ہے سینے میں یہ جانمازِ دل ہر سانس ہو گا ذکرِ شہادت سے متصل
دُنیا سے کیا حسینؑ کا شاعر ہو مضمحل پاپوش کا غبار ہیں لمحاتِ جاں گسل
کیوں غم کروں فسانۂ تشریح کے لئے
زندہ ہوں یا حسینؑ کی تسبیح کے لئے

www.emarsiya.com

دل کیوں بجھے جواں ہے مودّت کی زندگی   بے شک یہ تازگی ہے دو عالم کی ہر خوشی
آدم کے لال، کور طبیعت نہ ہوں کبھی   تسبیحِ یا حسینؑ ہے تقدیر پروری
یہ نام اگر ہو دل کی تمنا کے ساتھ ساتھ
عقبیٰ بھی ہاتھ آئے گا' دنیا کے ساتھ ساتھ

حاصل ہوا جو دل کے مضامین کا ایاغ   پہنچا سخن کے عرشِ بریں پر مرا دماغ
ایوانِ جستجو میں جلے کچھ نئے چراغ   کہیے جسے اضافۂ مدح و ثنا کا باغ
نادِ علیؑ پڑھی تو قلم جھومنے لگا
لفظوں کے پھول' باغِ جناں چومنے لگا

رگ رگ میں دل کی نہر کا منظر تو دیکھیے   منظر میں اک چھپا ہوا محشر تو دیکھیے
نس نس میں ارتباط کا جوہر تو دیکھیے   جوہر میں شانِ خالقِ اکبر تو دیکھیے
تخلیق کی زبان بتائے گی کیا ہے وہ
دل پڑھ رہا ہے جس کا قصیدہ خُدا ہے وہ

دنیائے بندگی کا مکمل نصاب، دل   روئے زمیں پہ معدنِ ہر انقلاب، دل
معصوم کے بدن میں خدا کی کتاب دل   دو حرف میں ہے سارے جہاں کا جواب، دل
فطرت نے ربط و ضبط کا محور بنا لیا
دل ہی تو ہے خدا نے جسے گھر بنا لیا

شاعر اگر تمام صداقت اساس ہیں   پھر کیوں تخیلات کے چہرے اُداس ہیں
کہہ دیں گے وہ جو اہلِ ادائے سپاس ہیں   جو مرثیہ شناس ہیں وہ دل شناس ہیں
انساں کو نور و نار کا ادراک چاہیے
دل پاک ہے تو اس کی غذا پاک چاہیے

کیا منصفانِ فکر نے سوچا کبھی ذرا   ملّت ہے کیوں نفاق کی آفت میں مبتلا
کیا سچ نہیں یہ رنگِ طبیعت کا ماجرا   دل میں تو رام رام، زباں پر خُدا خُدا
کہنے کو سب کے ہاتھ میں حبل المتین ہے
لیکن سوادِ غیر پہ کامل یقین ہے

کرتے ہیں لوگ عظمتِ ایماں کی بات جب   بیدار عقل ڈھونڈتی ہے بات کا سبب
کھلتا ہے صحنِ دل میں وہ گلدستۂ ادب   کہتے ہیں جس کو اہلِ خدا نور کی طلب
ذکرِ نبیؐ جو لب پہ ہو سلمانؓ کی طرح
دل بھی عظیم ہوتا ہے قرآن کی طرح

اک منفرد مزاج کا معمار دل ہے دل   اک تحفۂ وفا کا طلب گار دل ہے دل
تصویرِ بندگی کا قلمکار دل ہے دل   خیر العمل کا مطلعِ انوار دل ہے دل
یہ دار پہ ہے عیسیٰؑ کردار کی طرح
دل سرخرو ہے میثمِ تمارؓ کی طرح

عزم و عمل کا ولولۂ پاک دل ہے دل   پائندگی جرأت بے باک دل ہے دل
زورِ شعور و قوتِ ادراک دل ہے دل   گویا فلک دماغ سرِ خاک دل ہے دل
ہجرت کی رات نفسِ پیمبرؐ کی نیند ہے
دل بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ کی نیند ہے

کیا خوف کا حصار ہے کیا مشکلوں کے جال   دل آبروئے عقل ہے، دل ہمتوں کی ڈھال
یہ لافتیٰ کا حُسن، یہ لاسیف کا جمال   دل جانتا ہے مقصدِ محبوبؐ ذوالجلال
خیبر کی فتح اس کے نظامِ جلی میں ہے
دل کا معاملہ ہے جو نادِ علیؑ میں ہے

www.emarsiya.com

دل کیوں بجھے جواں ہے مودّت کی زندگی   بے شک یہ تازگی ہے دوعالم کی ہر خوشی
آدم کے لال، کور طبیعت نہ ہوں کبھی   تسبیحِ یا حسینؑ ہے تقدیر پروری
یہ نام اگر ہو دل کی تمنا کے ساتھ ساتھ
عقبیٰ بھی ہاتھ آئے گا، دنیا کے ساتھ ساتھ

حاصل ہوا جو دل کے مضامین کا ایاغ   پہنچا سخن کے عرشِ بریں پر مرا دماغ
ایوانِ جستجو میں جلے کچھ نئے چراغ   کہیے جسے اضافۂ مدح و ثنا کا باغ
نادِ علیؑ پڑھی تو قلم جھومنے لگا
لفظوں کے پھول، باغِ جناں چومنے لگا

رگ رگ میں دل کی نہر کا منظر تو دیکھیے   منظر میں اک چھپا ہوا محشر تو دیکھیے
نس نس میں ارتباط کا جوہر تو دیکھیے   جوہر میں شانِ خالق اکبر تو دیکھیے
تخلیق کی زبان بتائے گی کیا ہے وہ
دل پڑھ رہا ہے جس کا قصیدہ خُدا ہے وہ

دنیائے بندگی کا مکمل نصاب، دل   روئے زمیں پہ معدنِ ہر انقلاب، دل
معصوم کے بدن میں خدا کی کتاب دل   دو حرف میں ہے سارے جہاں کا جواب، دل
فطرت نے ربط و ضبط کا محور بنا لیا
دل ہی تو ہے خدا نے جسے گھر بنا لیا

شاعر اگر تمام صداقت اساس ہیں   پھر کیوں تخیلات کے چہرے اُداس ہیں
کہہ دیں گے وہ جو اہلِ ادائے سپاس ہیں   جو مرثیہ شناس ہیں وہ دل شناس ہیں
انساں کو نور و نار کا ادراک چاہیے
دل پاک ہے تو اس کی غذا پاک چاہیے

کیا منصفانِ فکر نے سوچا کبھی ذرا   ملّت ہے کیوں نفاق کی آفت میں مبتلا
کیا سچ نہیں یہ رنگِ طبیعت کا ماجرا   دل میں تو رام رام، زباں پر خُدا خُدا
کہنے کو سب کے ہاتھ میں حبل المتین ہے
لیکن سوادِ غیر پہ کامل یقین ہے

کرتے ہیں لوگ عظمتِ ایماں کی بات جب   بیدار عقل ڈھونڈتی ہے بات کا سبب
کھلتا ہے صحنِ دل میں وہ گلدستۂ ادب   کہتے ہیں جس کو اہلِ خدا نور کی طلب
ذکرِ نبیؐ جو لب پہ ہو سلمانؓ کی طرح
دل بھی عظیم ہوتا ہے قرآن کی طرح

اک منفرد مزاج کا معمار دل ہے دل   اک تحفۂ وفا کا طلب گار دل ہے دل
تصویرِ بندگی کا قلمکار دل ہے دل   خیر العمل کا مطلعِ انوار دل ہے دل
یہ دار پہ ہے عیسیٰؑ کردار کی طرح
دل سرخرو ہے میثمِ تمارؓ کی طرح

عزم و عمل کا ولولۂ پاک دل ہے دل   پائندگی جرأت بے باک دل ہے دل
زورِ شعور و قوتِ ادراک دل ہے دل   گویا فلک دماغ سرِ خاک دل ہے دل
ہجرت کی رات نفسِ پیمبرؐ کی نیند ہے
دل بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ کی نیند ہے

کیا خوف کا حصار ہے کیا مشکلوں کے جال   دل آبروئے عقل ہے، دل ہمتوں کی ڈھال
یہ لافتیٰ کا حُسن، یہ لاسیف کا جمال   دل جانتا ہے مقصدِ محبوبؐ ذوالجلال
خیبر کی فتح اس کے نظامِ جلی میں ہے
دل کا معاملہ ہے جو نادِ علیؑ میں ہے

www.emarsiya.com

دل ہے خدا کی راہ میں احسان کی سبیل ہمدردیوں میں ہے یہی جاگیر خود کفیل
قنبرؑ ہو جب خدائے نصیری کا جبرئیلؑ دل ھل اتیٰ کی روح کا سرمایۂ خلیلؑ
محتاج پر سخی کی عنایت سے پوچھیے
دل کیا ہے مرتضیٰؑ کی سخاوت سے پوچھیے

حیراں نظامِ فکر ہے کیوں دل کی بات پر دل ہی تو ہے شعور کی نسبت سے معتبر
بہرِ دلیل کچھ بھی توقف ہوا اگر بولی مہِ صیام کی انیسویں سحر
آئینہ دار شیرِ الٰہی کی ذات ہے
قاتل کو جامِ شیر دیا دل کی بات ہے

دل، کربلا میں دین کے پیکر کی آبرو تبلیغِ انبیاء کے گُل تر کی آبرو
مظلومیت کی روح پیمبرؐ کی آبرو دل سینۂ حسینؑ میں حیدرؑ کی آبرو
فوجوں کی آندھیوں سے کہاں منتشر ہوا
تشنہ لبی کے سائے میں یہ اور تر ہوا

یاد آ گئے حسینؑ کھلی درد کی کتاب آنکھوں میں تڑپے اشک، بڑھا زورِ اضطراب
دریا پہ تین روز کے پیاسے کا انقلاب قاتل شکست یاب تو مقتول فتح یاب
سوکھے گلے نے شہ رگِ خونخوار کاٹ دی
مظلومیت نے ظلم کی تلوار کاٹ دی

ممکن نہیں بشر سے بیانِ دلِ حسینؑ ذرّہ کہاں اٹھائے گا میزانِ مشرقین
کہہ دے گی کائنات بہ آوازِ شور و شین تیرا جواب ہی نہیں زہراؑ کے نورِ عین
ہر غم کی انتہا کو کلیجہ بنا لیا
دل تھا، جو لاشۂ علی اکبرؑ اُٹھا لیا

اس پوری کائنات میں اُس دل پہ ہم نثار جس نے سہا تمام زمانے کا اضطرار
کہتے ہیں کلمہ گو جسے اسلام کی بہار عاشور کے غریب کا دل ہے بروئے کار
اس حیثیت کا عرشِ تحمل کہاں ملا
ہر لاش پر حسینؑ کا دل آسماں ملا

تنہا کا سب کی لاشوں پہ جانا کمال ہے ہر لاش کو گلے سے لگانا کمال ہے
سجدے سے پہلے سر نہ جھکانا کمال ہے خود اپنے دل کے ٹکڑے اُٹھانا کمال ہے
کیسے لُٹا غریب کا گھر دیکھتی رہی
بھائی کا دل، بہن کی نظر دیکھتی رہی

آیا ہے اک خیال بنامِ دلِ حسنؑ ٹکڑے ہو جس خیال سے فطرت کا پیرہن
دیکھی نہیں فلک نے یہ تقسیمِ جان و تن وہ دوڑتے سوار وہ پامالیِ بدن
ایسے میں کیوں نہ شیشۂ دل پاش پاش ہو
چادر میں جمع کی ہوئی قاسمؑ کی لاش ہو

ایسے میں کیا تھی مادرِ قاسمؑ کے دل کی بات یہ بات کیا بتائیں گے دنیا کے سانحات
کہہ دے گی مامتا کے لئے گردشِ حیات شائد نظر میں ہو کوئی دولھا کوئی برات
ارماں تمام صبر کی چادر میں چھن گئے
سہرے کے پھول ہنستے ہوئے زخم بن گئے

دل نے ہمیں دیا ہے اطاعت کا وہ نظام جس کی ادا پہ آیتِ قرآں کرے سلام
سب سے زیادہ پیاس تو سب سے زیادہ کام دل ہی بتائے کون ہے وہ' کیا ہے اُس کا نام
قربان ہوں وفائیں وہ احساس چاہیے
پیاسا ہو نہر پر، دلِ عباسؑ چاہیے

www.emarsiya.com

سینے میں حشر خیز سمندر کے باوجود　　رگ رگ میں جوشِ حمزہؑ و جعفرؑ کے باوجود
انگڑائیوں میں صولتِ لشکر کے باوجود　　ہاتھوں میں زورِ فاتحِ خیبر کے باوجود
ہر لحہ فکرِ سبطِ رسالت مآبؐ تھے
عباسؑ خود قیامتِ دل کا جواب تھے

بازو کٹا کے غالباً آیا ہو یہ خیال　　اب ہر طرف سے تیغیں ہیں اور فاطمہؑ کا لال
شاید کیا ہو سوئے فلک دیکھ کر سوال　　بچ جائیں شاہِ دیںؑ مری میّت ہو پائمال
آنکھوں کے آبشار سے دامن بھگوئے گا
دل ہے تو اس وفا پہ بشر خون روئے گا

آباد جس کی گود ہے وہ ماں مجھے بتائے　　کیا حال ہو جو پیاس میں بچہ زباں دکھائے
جب تیر کھا کے باپ کے ہاتھوں پہ مسکرائے　　ماں دیکھتی رہے یہ کلیجہ کہاں سے لائے
نیزے پہ جا کے جھومنا ننھے گلاب کا
اصغرؑ کا سر نہیں تھا وہ دل تھا ربابؑ کا

اصغرؑ کا غم، سکینہؑ کا غم اور غمِ حسینؑ　　بچوں کی یاد گھر کے اُجڑنے پہ شور و شین
اس طرح جب دکھوں کا سمندر ہو جانشین　　قسمت میں پھر کہاں کوئی آرام کوئی چین
دیکھا یہ واقعہ نگہِ آفتاب نے
ساری حیات دھوپ میں کاٹی ربابؑ نے

انساں دلوں پہ ہاتھ رکھیں حالِ غم سُنیں　　سب سے سوا حکایتِ رنج و الم سُنیں
گزرے ہیں اہلبیتؑ پہ کیا کیا ستم سُنیں　　بعدِ حسینؑ غربتِ اہلِ حرم سُنیں
زہراؑ کا آفتاب چُھپا رات ہو گئی
بے وارثوں پہ درد کی برسات ہو گئی

برسات وہ کہ جس سے ہو پانی، دلِ حیات　　سناٹا وہ کہ آہ بھرے مرقدوں کی رات
لاشوں کو چوم کر یہ پکاریں تخلیات　　اے کائنات دیکھ غریبوں کی کائنات
قربان ہو گئے جو محمدؐ کے دین پر
وہ حیدریؑ گلاب پڑے ہیں زمین پر

مقتل پہ وقتِ عصر نے لکھ دی وہ داستاں　　آواز دیں گی شام و سحر جس کی سرخیاں
دل والو! کربلا میں ہے تکمیلِ امتحاں　　آلِ نبیؐ ہے ختمِ نبوّتؐ کی پاسباں
فکر و نظر کا مرحلہ آسان ہو گیا
نامِ حسینؑ دین کی پہچان ہو گیا

صحرا میں برچھیوں سے وہ بکھرے ہوئے بدن　　کہیے جنہیں صداقتِ اسلام کا چمن
وہ ناوکوں میں شیرِ الٰہی کے سیم تن　　کہیئے جنہیں حفاظتِ قرآں کا بانکپن
گھوڑوں کی زد میں دل تھے علیؑ و بتولؑ کے
پامال ہو رہے تھے صحیفے رسولؐ کے

کچھ اس طرح جلایا گیا بے وطن کا گھر　　ناموسِ مصطفیٰؐ نکل آئے برہنہ سر
چلا رہی تھی شامِ غریباں کی چشمِ تر　　اے آسماں مصیبتِ زینبؑ پہ کر نظر
کچھ تو کمی ہو مرحلۂ اضطرار میں
سجادؑ طوق پہنے ہوئے ہیں بخار میں

لیکن بخار میں بھی وہ گویائیِ امامؑ　　مجبور و ناتواں مجھے سمجھی ہے فوجِ شام
ہونے دو میرے ضبط کی تلوار بے نیام　　لائے گا نورِ صبح نئی جنگ کا پیام
کیا ہے ثباتِ دل یہ عمل سے بتاؤں گا
میں بیڑیاں سنبھالے ہوئے شام جاؤں گا

www.emarsiya.com

ہر سمت خاک اڑاتی ہوئی ماتمی ہوا   نوحہ سُنا رہی تھی بعنوانِ کربلا
یارب ترے جہاں میں وہ انسان لٹ گیا   اب جس کی بے کسی پہ ترا دین روئے گا
تصویرِ غم فضائے مُحرّم دکھائے گی
زینبؑ کا ذکر شامِ غریباں سُنائے گی

جز خواہرِ حسینؑ، کہاں اس طرح کا دل   ہاں شیرِ فاطمہؑ ہے مشیّت سے متصّل
گزرا ہے وقت ایسے بھی شعلوں پہ مشتمل   جل جائے ایک لمحے میں تصویرِ آب وگِل
بھڑکی ستم کی آگ جو گرداب کی طرح
زینبؑ، کا صبر چھا گیا سیلاب کی طرح

دُنیا میں بے مثال شجاعت کے واقعات   بے مثل صاحبانِ بصیرت کے واقعات
تاریخ ساز اہلِ قیادت کے واقعات   قانونِ کبریا کی حفاظت کے واقعات
اسلام کے ستون ہیں جو سب کے سامنے
جھکتے ہیں قوتِ دلِ زینبؑ کے سامنے

زینبؑ کا دل حسینؑ کی بیداریوں کا نام   زینبؑ کا دل حسنؑ کی بصیرت کا انتظام
زینبؑ کا دل علیؑ کے کمالات کا قیام   زینبؑ کا دل جسے دلِ زہراؑ کرے سلام
تا حشر ہے یہ فیصلہ ہر انقلاب کا
زینبؑ کو دل ملا تھا رسالتؐ مآب کا

کوئی نہ تھا جو پوچھتا زینبؑ کے دل کا حال   تاریکیاں تھیں اور یتیموں کی دیکھ بھال
سوئے فرات دیکھ کے اتنا کیا سوال   عباسؑ اب تمہیں بھی نہیں ہے مرا خیال
خواہر کے پاس دولتِ خواہر نہیں رہی
تم جس کے پاسباں تھے، وہ چادر نہیں رہی

بے شک دیارِ شام کے شہروں سے پوچھیے   ہر شہر میں سجے ہوئے رستوں سے پوچھیے
غوغائے بام و در سے دریچوں سے پوچھیے   ہر موڑ پر بھری ہوئی گلیوں سے پوچھیے
ماحول جب رعونتِ گمراہ بن گیا
زینبؑ کا دل زبانِ یداللہ بن گیا

دنیا کی مسجدوں میں سجائے ہوئے چراغ   جیسے خُدا کے گھر میں کوئی روشنی کا باغ
یہ آیتوں کے نور سے بکھرے ہوئے دماغ   دراصل رنگ لائے ہیں زینبؑ کے دل کے داغ
ہر کلمہ گو سے آج اذاں کا بیان ہے
زینبؑ کی محنتوں سے عبادت میں جان ہے

ڈوبا ہو جب شراب میں خونخوار حکمراں   دربار ہو گناہِ مجسّم کا ترجماں
ایسے میں کوئی نکہتِ باغِ پیمبراںؐ   خُطبہ جو دے تو چوم لے قرآن کی زباں
قربان جس پہ زندہ دلی مشرقین کی
کہہ دے گا واقعہ، یہ بہن ہے حسینؑ کی

فوجوں میں ہو اسیر اگر کوئی بے وطن   جس کا شرف ہو عظمتِ حوّا کا پیرہن
ناقے پہ سر برہنہ تو بازو میں ہو رسن   سوئی ہو سر کٹائے ہوئے جس کی انجمن
یہ زندگی زمانے میں کس روشنی کی ہے
تاریخ بول اُٹھے گی نواسی نبیؐ کی ہے

شہرِ دمشق، پرورشِ ظلم کا مقام   کاٹے جہاں سحر کا گلا تیرگیِ شام
نیزوں پہ سر تھے، اونٹوں پہ قیدی، ہجومِ عام   ایسے میں پاسبانِ امامت تھی اور امامؑ
سجادؑ کو بچانے کی خاطر کسی طرح
زینبؑ زمیں پہ آ گئی عباسؑ کی طرح

www.emarsiya.com

دل نے پڑھی نمازِ مودّت، خدا کا شکر　　آنسو ہوئے سکونِ طبیعت، خدا کا شکر
اب تک مزاج دل ہے بہ صحت خدا کا شکر　　قیصرؔ وصول ہو گئی محنت، خدا کا شکر
کیوں نازِ بندگی نہ ملے دل کے سوز میں
یہ مرثیہ نصیب ہوا تین روز میں

◆◆

نظامِ اسلام

(اسلام کے استحکام کے لیے محمدؐ و آلِ محمدؐ کی خدمات)

٨٧ بند۔١٩٨٢ء

◆◆

www.emarsiya.com